103443-کیا والدہ کے ساتھ محرم بن کر سفر پر جائے یا کہ امتحانات کی تیاری کرے

سوال

میں غیر ملک میں زیر تعلیم ہوں اور میری والدہ مجھے یہاں ملنے آئی ہیں، تین ماہ کے بعد وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ اپنے ملک جہاں میرے والد صاحب رہتے ہیں اور یہ اسلامی ملک ہے چلی جائینگی.

اول: اگر میں والدہ کے ساتھ جاؤں تو پتہ نہیں سارے مضامین کے امتحانات میں پاس ہوؤں یا نہیں ؟

دوم: اور اگر میں والدہ کے ساتھ جاؤں تو وہاں مجھے چچا کی بیٹی کی شادی میں شامل ہونے پر مجبور کیا جائیگا جس میں حرام کام شامل ہونگے، اور اگر میں شادی میں شامل نہیں ہوتا تو رشتہ داروں کے ساتھ مشکلات پیدا ہونگی، اس لیے میری نیت ہے کہ امتحانات کا بہانہ کر کے میں وہاں نہ جاؤں، یہ بتائیں کہ میرے لیے بہتر کیا ہے آیا والدہ کا محرم بن کر جاؤں یا کہ شادی میں شرکت نہ کروں ؟

اگر ممکن ہو سکے تو والدہ کے جانے سے قبل سوال کا جواب دیں تو بہت بہتر ہے، لیکن اگر اس میں تاخیر بھی ہو جائے تو کوئی بات نہیں، بہر حال مجھے معلومات حاصل کرنا ہیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا جائز
نہیں جیسا کہ ہم سوال نمبر (101520
) اور (9370) کے جوابات میں بیان
کر چکے ہیں.

اول: ہمارے خیال میں آپ سے یہ مخفی
نہیں کہ اگر آپ اپنی والدہ کو ابھی جانے سے روک کر امتحانات کے بعد خود اپنے ساتھ
لے کر جائیں تو ان شاء اللہ ساری خیر جمع کر لیں گے اور آپ پر واجب بھی یہی ہے.

لیکن اگر ایسا کرنا ممکن نہیں جیسا
کہ آپ کے سوال سے ظاہر ہوتا ہے؛ امتحانات اور تعلیم کے بارہ میں آپ ہی فیصلہ کر
سکتے ہیں کہ آیا آپ سفر پر والدہ کے ساتھ جا سکتے ہیں یا نہیں، اگر تو سفر کی مدت
تھوڑی ہو اور آپ تعلیم میں آنے والی کمی کو پورا کر کے اس کا تدارک کر سکتے ہوں اور
واپس آ کر امتحانات کی تیاری کر سکیں تو آپ والدہ کے ساتھ جانے کی کوشش کریں.

یہ علم میں رکھیں کہ آپ والدہ کے ساتھ
جتنی دیر رہیں گے اور سفر کریں گے، اوراسے محرم کے بغیر سفر کرکے گناہ سے بچائیں گے تو یہ والدہ کے ساتھ حسن سلوک میں شامل ہوگا، ان شاء اللہ سبحانہ وتعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا.

اوراگر آپ یہ سمجھیں یا پھر آپ کا
غالب گمان ہو کہ والدہ کے ساتھ جانے سے تعلیم کا نقصان ہوگا، یا پھر امتحانات کی تیاری میں خلل آئیگا تو پھر آپ کے لیے والدہ کے ساتھ جانا لازم نہیں، لیکن آپ کوشش کریں کہ بغیر محرم کے سفر کرنے میں کم سے کم خرابی پیدا ہو، وہ اس طرح کہ آپ قابل اعتماد عورتوں کے ساتھ والدہ کو روانہ کریں.

دوم :

حرام کاموں پر مشتمل شادی کی تقریب
میں شرکت کرنا جائز نہیں، اس سلسلہ میں آدمی کو اپنے خاندان اور رشتہ داروں کو نصیحت کرنی چاہیے، اور وہ برے کاموں میں شریک ہوئے بغیر ہی انہیں خوشی کی مبارکباد دے، اور ممکن ہو سکے تو شادی کے بعد جائیں تاکہ اس شادی میں شرکت نہ ہو، چاہے والدہ کو ابھی بھیج دیں یا پھر وہ بھی بعد میں آپ کے ساتھ جائیں، آپ کے لیے یہی بہتر ہے اور حرج و گناہ میں پڑنے سے بھی اسی میں بچاؤ ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں
درج ہے :

"اگر شادی کی تقریبات غلط کاموں
مثلا مرد و عورت کے اختلاط اور رقص و موسیقی سے خالی ہوں، یا پھر آپ کے جانے سے وہاں کچھ تبدیلی ہو اور آپ ان برائیوں کو روک سکتے ہوں تو اس خوشی کے موقع پر جانا جائز ہے، بلکہ اگر آپ اس برائی کو روک سکتے ہوں تو آپ کا وہاں جانا ضروری اور واجب ہوگا.

لیکن اگر ان تقریبات میں برائی کو آپ
نہیں روک سکتے تو پھر آپ کا وہاں جانا حرام ہوگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے :

.{اوران لوگوں کوچھوڑدیں جنھوں نے
اپنے دین کوکھیل تماشابنارکھاہے،اورانہیں دنیاکی زندگی نے دھوکہ میں ڈال دیا
ہے،آپ انہیں نصیحت کریں تاکہ کوئی شخص اپنے کردارکی بناپراس طرح پھنس نہ جائے،
کہ اللہ کے علاوہ اس کاکوئی مددگاراورسفارشی نہ ہوگا}.الانعام(70).

اورایک مقام پراللہ سبحانہ وتعالی
کافرمان ہے :

.{اورکچھ لوگ ایسے بھی ہیں جولغو
باتیں مول لیتے ہیں تاکہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کواللہ کی راہ سے بہکائیں اوراسے
ہنسی بنائیں،یہی لوگ ہیں جن کورسواکن عذاب ہوگا}.لقمان(6).

اورپھرگانے بجانے اورموسیقی کی
مذمت میں واردشدہ احادیث توبہت زیادہ ہیں" انتہی

منقول از:فتاوی المراۃالمسلمۃ جمع
وترتیب محمدالمسند(92).

مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ
سوال نمبر(10957)کے جواب کا
مطالعہ ضرورکریں.

آپ اس کی کوشش کریں جسے آپ زیاہ
اصلاح والاکام سمجھتے ہوں اورزیادہ بہترمعلوم ہوتاہو،اورحسب امکان آپ والدہ
کے ساتھ حسن سلوک کومقدم کریں،ایساکرنے سے ہوسکتاہے اللہ تعالی آپ کوامتحانات
میں کامیابی نصیب فرمائے،اورآپ اپنی والدہ کی دیکھ بھال میں جووقت صرف کریں اور
حسن سلوک میں جوعرصہ بسرکریں اللہ اس کانعم البدل ضروردے گا.

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعاہے کہ وہ
آپ کوصحیح کام کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.